

1672 - رمضان میں دن کو بیوی سے جماع کرنے والے کا کفارہ

سوال

میں نے رمضان میں دن کو روزے کی حالت میں بیوی سے کئی مرتبہ جماع کیا ہے جس پر بہت ہی زیادہ نادم ہوں مجھے علم ہوا ہے کہ رمضان میں جماع کرنے کا کفارہ غلام آزاد کرنا ہے جس کی میں طاقت نہیں رکھتا اور دو مہینوں کے مسلسل روزے بھی کام کی وجہ سے مشکل ہیں تو کیا میں ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلا دوں جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہماری نصیحت یہ ہے کہ آپ کوشش کریں کہ دو مہینے کے روزے معتدل یا ٹھنڈے دنوں میں رکھیں اور ان سالانہ چھٹیوں میں آپ پر مشقت بھی کم ہو جائے گی جو کہ کام سے ہوتی ہیں اس کے علاوہ دوسری فرصت میں روزے رکھیں جس سے آپ اپنے اس بوجھ سے عہد ابرا ہو جائیں گے ۔

اور اگر آپ حقیقی طور پر روزے نہیں رکھ سکتے اور عاجز ہیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں اور یہ ممکن ہے کہ آپ یہ کھانا کئی ایک مرتبہ کھلا دیں ۔ یعنی اپنی قدرت کے مطابق ۔ حتیٰ کہ ساٹھ کا عدد مکمل ہو جائے اور اسی طرح اگر آپ کی بیوی رمضان میں جماع میں راضی تھی تو اس کے ذمہ بھی اسی طرح کفارہ ہے ۔

اور اگر مختلف دنوں میں یہ جماع کیا گیا ہے تو جتنے دن ہوا ہے اس ہر دن کے بدلہ میں ایک کفارہ آپ دونوں پر علیحدہ علیحدہ کفارہ ہے کیونکہ آپ نے رمضان کریم کی حرمت پامال کی ہے ۔

کفایۃ الطالب کے مؤلف کا کہنا ہے کہ :

اگر یہ جماع مختلف دنوں میں ہوا ہو تو جتنے دن جماع ہوا ہے اتنے ہی کفارے دینے ضروری ہیں لیکن اگر ایک دن میں کئی بار جماع کر لیا گیا ہو تو کفارہ ادا کرنے سے قبل بالا اتفاق ایک ہی کفارہ ہوگا ۔

اور حاشیۃ الدسوقی میں ہے کہ :

ایک دن میں کئی بار کھانے اور کئی بار جماع کرنے سے صرف ایک ہی کفارہ لازم آتا ہے ۔

اور مغنی المحتاج کے مؤلف کا قول ہے کہ :

فساد کے متعدد ہونے سے کفارہ بھی متعدد ہوتا ہے (جس نے دودن جماع کیا اسے دو کفارے لازم آئیں گے) کیونکہ ہر دن کی عبادت مستقل ہے تو دونوں کفارے ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے ، اگر ایک دن میں کئی بار جماع ہوا ہو تو کفارہ ایک ہی رہے گا ۔ انتہی ۔

اور اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۔ اور وہ حدیث جس کی طرف آپ نے اپنے سوال میں اشارہ کیا ہے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے ؟

تو وہ کہنے لگا : میں نے اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں جماع کر لیا ہے (رمضان میں) تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تیرے پاس غلام ہے جسے تو آزاد کرے ؟ وہ کہنے لگا : نہیں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے ؟ اس نے کہا : نہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو ؟ تو وہ کہنے لگا : نہیں ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ : تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بڑا سا ٹوکرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سائل کہاں ہے ؟ تو اس نے کہا میں ہوں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لے جاؤ اور انہیں صدقہ کر دو تو وہ شخص کہنے لگا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے بھی فقیر پر ؟ اللہ کی قسم ان دونوں خالی جگہوں ۔ یعنی ان دونوں حروں ۔ کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ فقیر گھروالا کوئی نہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دانت نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا : جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر - (1936) فتح الباری ۔

اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعہ کی بلندی کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آ کر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھائی تجھے کیا ہوا ؟ وہ کہنے لگا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع

کر لیا ہے ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کہتی ہیں کہ یہ واقعہ رمضان کا ہے ، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ ایک لوگوں کے ایک طرف بیٹھ گیا تو گدھے پر ایک شخص آیا جس پر ایک ٹوکرا تھا اس میں کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول یہ میری طرف سے صدقہ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لے لو اور جا کر صدقہ کر دو تو وہ کہنے لگا کہ کہاں کروں صدقہ تو میرے اوپر ہی ہوگا اس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے میں اور میرے گھروالوں کے پاس کچھ نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے لے جاؤ تو وہ لے گیا ۔

مسند احمد - (6 / 276)

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے معاملے میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرمائے اور ہماری توبہ قبول فرمائے بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

واللہ اعلم .